السجدة السوداء

یعنی

ماتھے پہ کالا ٹھاپے کی تحقیق

از افادات

شیخ التفسیر والحدیث نابغۃ العصر
شہید ابن شہید حضرت العلامہ مولانا
غلام حضرت غلام
الحنفی السیفی تقبلہ اللہ

تالیف

مناظر اہل سنت شبل الاحناف
حضرت العلامہ مولانا
مفتی سید آیاز علی شاہ
السیفی الحنفی حفظہ اللہ الباری

مترجم

مولانا **محمد نوید نوری**

ترتیب وتصحیح

الفقیر ضیاء الرحمٰن بن خادم
الفقیر رضوان اللہ بن خادم

المکتبۃ الخادمیۃ
0313-8003281 0340-4363222

الفقیر احمد حسن الخادمی

انقلاب روڈ محلہ غریب آباد سوریزئی پایان پشاور بالمقابل دارالعلوم نوریہ سیفیہ

السجدة السوداء

یعنی

ماتھے پہ کالا ٹھاپے کی تحقیق

تالیف

مناظر اہل سنت شبل الاحناف

حضرت العلامہ مولانا

مفتی سید آیاز علی شاہ

السیفی الحنفی حفظہ اللہ الباری

افادات

شیخ التفسیر والحدیث نابغۃ العصر

شہید ابن شہید حضرت العلامہ مولانا

غلام حضرت غلام

الحنفی السیفی تقبلہ اللہ

مترجم

مولانا محمد نوید نوری

باہتمام

الفقیر ضیاء الرحمٰن بن خادم

الفقیر رضوان اللہ بن خادم

المکتبۃ الخادمیۃ

0313-8003281 0340-4363222

[illegible]

الفقیر احمد حسن الخادمی

نام کتاب	السجدۃ السوداء یعنی ماتھے پہ کالا ٹھاپے کی تحقیق
تالیف	مفتی سید آیاز علی شاہ السیفی صاحب
ازافادات	فضیلۃ الشیخ علامہ غلام حضرت غلام الحنفی السیفی صاحب
مترجم	محمد نوید نوری
طباعت	2018
تعداد	1000
پرنٹنگ	الدعاء پرنٹرز پشاور 0333-9320715
قیمت	100 روپے

ملنے کا پتہ

المکتبۃ السیفیہ (آستانہ عالیہ سیفیہ نقشبندیہ فقیر آباد شریف لاہور)

جامعہ محمدیہ مجددیہ سیفیہ (کوہاٹ روڈ بہادر کلے پشاور)

مکتبہ صدیقیہ رحمانیہ (مٹہ مغل خیل رحمان باغ شریف)

مکتبہ عمر فاروق (محلہ جنگی پشاور)

فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَاتَعْلَمُوْنَ

ترجمہ: اگر تم نہیں سمجھتے تو اہل علم سے پوچھو۔

السجدۃ السوداء

ماتھے پہ محراب یعنی (کالے ٹھاپے) کی تحقیق

از افادات

خادم علم الحدیث الشریف الشیخ غلام حضرت غلام الحنفی السیفی صاحب

مؤلف

مناظر اہل سنت حضرت علامہ مفتی سید آیاز علی شاہ السیفی صاحب

مترجم

الفقیر محمد نوید نوری عفی عنہ

بالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم

مقدمہ

استاذ العلماء شیخ القرآن والحدیث نابغہ عصر حضرت علامہ غلام حضرت غلام الحنفی السیفی صاحب کے کورس مناظرہ یعنی ''مسائل مختلفہ'' کے رسائل میں ایک رسالہ ''السجدۃ السوداء'' کے نام پہ عربی زبان میں موجود تھا۔ مناظر اسلام مفتی سید آیاز علی شاہ السیفی صاحب نے پشتو زبان میں اس کی ترجمہ کرکے دو مرتبہ اس کی اشاعت کی۔ اس شہرہ آفاق تالیف کی عام و خاص مقبولیت کی بناء پر میں نے بھی اس کتاب کا اردو زبان میں ترجمہ کیا۔ چونکہ میں علم و عمل، عمر اور تجربے کے لحاظ سے بہت کمزور ہوں۔ اگر کسی صاحب علم کو اس میں لغوی، نحوی، صرفی اور لفظی غلطی وغیرہ نظر آجائے تو اس پر عفو کی قلم پھیر دیں اور تنقید برائے تنقید سے ہٹ کر تنقید برائے اصلاح کا راستہ اپنا کر استفادہ حاصل کریں۔

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ نابغہ عصر علامہ غلام حضرت غلام الحنفی السیفی صاحب، مناظر اہل سنت مفتی سید آیاز علی شاہ السیفی صاحب اور میری اس کمزور کاوش کو اللہ تعالیٰ اپنے دربار میں قبول و منظور کرکے نجات کا باعث بنادیں۔

آمین ثم آمین

مترجم محمد نوید نوری

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى اَفْضَلِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ

اما بعد! شیخ القران والحدیث حضرت علامہ غلام حضرت غلام الحنفی السیفی (جامعہ دار الاحناف پشاور) فرماتے ہیں کہ میں نے بعض خاص اور عام لوگوں سے سنا ہے کہ بعض باطل پرست ریا کار لوگوں کے ماتھے پر ایک نشان (کالا ٹھاپہ) پایا جاتا ہے یہ وہی نشان ہے جس کے بارے میں اللہ تعالی نے صحابہ کرامؓ کے بارے میں نے اپنے اس قول میں ارشاد فرمایا:

سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ (سورۃ الفتح\پارہ ۲۶\آیت ۲۹)

ترجمہ: نشانی ان کی ان کے چہروں پر ہے سجدے کے اثر سے.

تو میں ان کی یہ تحریف دیکھ کر حیران رہ گیا. میں نے اس نشان (کالے ٹھاپے) کے بارے میں احادیث اور مفسرین کرام کے اقوال دیکھے. تفاسیر لکھتی ہیں کہ اس نشان سے مراد قیامت کے دن کی وہ روشنی ہے جو مؤمن کے چہرے پر ہوگی یا یہ دنیا میں ایک اچھے نشان ہے اور عاجزی کا اثر ہے یا یہ وضو کرنے کے بعد گیلے ماتھے کیساتھ سجدہ کیا جاتا ہے تو زمین کی مٹی ماتھے پر لگ جاتی ہے تو یہ مٹی مراد ہے اورمیا تو یہ چہرے کی زردی مراد ہے زمخشری جو کہ (معتزلہ کا امام ہے) میں نے اس کے علاوہ کسی ایک مفسر کی تفسیر میں بھی نہیں دیکھا کہ کسی نے اس نشان سے مراد (کالا ٹھاپہ) لیا ہو جو ریاکاروں کے ماتھوں پر ہوتا ہے. زمخشری پہلا وہ شخص ہے جس نے اس نشان سے مراد (کالا ٹھاپہ) لیا ہے. حالانکہ زمخشری صرف و نحو اور علم معانی کا امام ہے کسی نے بھی اسے تفسیر کا امام نہیں کہا. تو لہٰذا جن غیر مجتہدین مفسرین نے اس نشان سے مراد (کالا ٹھاپہ) لیا ہے تو انہوں نے زمخشری کی اتباع کی ہے. (وَاَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ)

میں یہ مسئلہ پانچ مباحث پر تقسیم کر رہا ہوں:

اول (کالے ٹھاپے) کی تفسیر مرفوع احادیث سے

دوم: اس نشان (کالے ٹھاپے) کی تفسیر موقوف روایتوں سے

سوم: اس نشان (کالے ٹھاپے) کی تفسیر تابعین او تبع تابعین کے اقوالوں سے.

چہارم: اس نشان (کالے ٹھاپے) کے رد کے بارے میں جو صحابہ کرامؓ او مفسرین کرام نے کیا ہے.

ا: عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم (سِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ مِنْ اَثَرِالسُّجُوْدِ) قَالَ النُّوْرُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ.

(المعجم الاوسط: ج۱۰ \ رقم الحدیث: ٤٦١٩)

المعجم الصغیر للطبرانی: ج۱ \ ص ۲۳٦ \ رقم الحدیث: ٦١٠

مجمع الزوائد: ج۷ص۱۱۰رقم: ۱۱۳٤۷

تفسیر روح المعانی: ج۱۹ ص۲۳۷

تفسیر فتح القدیر: ج۷۱۷

تفسیر الدرالمنثور: ج۱۹ص ۲۳٥

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے (سِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ مِنْ اَثَرِالسُّجُوْدِ) کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ یہ قیامت کے دن کا نور ہے. (یعنی دنیا میں یہ کالا ٹھاپہ مراد نہیں ہے)

۲: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ وَاَبِی الدَّرْدَآءِ رضی اللہ عنہما قَالَا قَالَ رسو اللّٰہِ ﷺ آنَا اَوَّلُ مَنْ یُوْذَنُ لَہٗ فِی السُّجُوْدِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَ اَوَّلُ مَنْ یُؤْذَنُ لَہٗ اَنْ یَرْفَعَ رَاْسَہٗ فَاَرْفَعُ رَاْسِیْ فَاَنْظُرُ بَیْنَ یَدَیَ فَاَعْرِفُ اُمَّتِیْ مِنیْ بَیْنِ الْاُمَمِ وَاَنْظُرُ عَنْ

اول (کالے ٹھاپے) کی تفسیر مرفوع احادیث سے

دوم: اس نشان (کالے ٹھاپے) کی تفسیر موقوف روایتوں سے

سوم: اس نشان (کالے ٹھاپے) کی تفسیر تابعین او تبع تابعین کے اقوالوں سے۔

چہارم: اس نشان (کالے ٹھاپے) کے رد کے بارے میں جو صحابہ کرامؓ او مفسرین کرام نے کیا ہے۔

۱: عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه واله وسلم (سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِنْ اَثَرَالسُّجُوْدِ) قَالَ النُّوْرُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ.

(المعجم الاوسط: ج۱۰\رقم الحدیث: ٤٦١٩)

المعجم الصغیر للطبرانی: ج۱\ص ۲۳٦\رقم الحدیث: ٦١٠

مجمع الزوائد: ج۱۷ص۱۱۰رقم: ۱۱۳٤٧

تفسیر روح المعانی: ج۱۹اص۲۳۷

تفسیر فتح القدیر: ج۷\۷

تفسیر الدرالمنثور: ج۱۹ص ۲۳۵

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِنْ اَثَرَالسُّجُوْدِ) کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ یہ قیامت کے دن کا نور ہے۔ (یعنی دنیا میں یہ کالا ٹھاپہ مراد نہیں ہے)

۲: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ وَاَبِی الدَّرْدَآءِ رضی الله عنهما قَالَا قَالَ رسو اللّٰهِ ﷺ اَنَا اَوَّلُ مَنْ یُؤْذَنُ لَهُ فِی السُّجُوْدِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَاَوَّلُ مَنْ یُؤْذَنُ لَهُ اَنْ یَرْفَعَ رَاْسَهُ فَاَرْفَعُ رَاْسِیْ فَاَنْظُرُ بَیْنَ یَدَیَّ فَاَعْرِفُ اُمَّتِیْ مِنْ بَیْنِ الْاُمَمِ وَاَنْظُرُ عَنْ

يَمِيْنِيْ فَاعْرِفُ أُمَّتِيْ مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ وَانْظُرُ عَنْ شِمَالِيْ فَاعْرِفُ أُمَّتِيْ مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَكَيْفَ تَعْرِفُ أُمَّتَكَ مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ مَابَيْنَ نُوْحٍ اِلٰى أُمَّتِكَ ؟ قَالَ غُرٌّ مُحَجَّلُوْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ وَلَايَكُوْنُ لِاَحَدٍ مِنْ الْاُمَمِ غَيْرِهِمْ وَاَعْرِفُهُمْ اَنَّهُمْ يُوْتُوْنَ كِتٰبَهُمْ بِأَيْمَانِهِمْ وَاَعْرِفُهُمْ بِسِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِنْ اَثَرِالسُّجُوْدِ وَاَعْرِفُهُمْ بِنُوْرِهِمُ الَّذِيْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ .

(المستدرک: ج ۲\ص ۵۲۰\و مجمع الزوائد ج ۱۱\۳۴۷\۲\ر قم: ۱۸۳۶۱)

ترجمہ: حضرت ابوذر غفاری اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ میں پہلی شخصیت ہوں جس کو سجدے سے سر اٹھانے کا حکم ہوگا۔ میں اپنا سر اٹھاؤنگا تو تمام امتوں میں سے اپنی امت کو پہچان لونگا۔ میں دائیں طرف دیکھوں گا تو تمام امتوں میں اپنی امت کو پہچان لونگا۔ ایک صحابی نے پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ نوح علیہ السلام سے لیکر آپ ﷺ تک بہت امتیں گزر چکی ہیں آپ ﷺ ان کے درمیان اپنی امت کو کیسے پہچانے گے۔ تو حضور ﷺ نے جواب میں فرمایا کہ وضوء کے اثر کی وجہ سے ان کے (وضوء کرنے کے ہر عضو) میں سفید روشنی چمک رہی ہوگی او یہ اعزاز کسی ایک امت کو حاصل نہیں ہوگا۔ میں اپنے امتیوں کو پہچان لونگا۔ جب ان کے عمل نامے دائیں ہات میں دیئے جائیں گے میں اپنے امتیوں کو ان کے چہروں پر سجدے کے اثر سے پہچان لونگا۔ اور میں امتیوں کو ان کے لگے اودائیں طرف اور بائیں طرف ہونے والی روشنی سے پہچان لونگا۔

اَلسَّمْتُ الْحَسَنُ وَالْخُشُوْعُ وَالتَّوَاضُعُ وَهُوَ رِوَايَةُ الْوَالِبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ تعالی عنھما ، قَالَ لَيْسَ بِالَّذِىْ تَرَوْنَ لٰكِنَّهُ سِيْمَاءُ الْاِسْلَامِ وَسَجِيَّتُهُ وَسَمْتُهُ وَخُشُوْعُهُ.

تفسیر الطبری ج۲۲\ص۲۶۴\تفسیر ابن کثیر ج۱۷\ص ۳۶۷

زاد المسیر ج۱۵\ص ۳۹۴\فتح القدیر ج۱۷\ص۷

تفسیر البحر المحیط ج۱۰\ص ۹۹ ، تفسیر اللباب لابن عادل ج۱۴\ص ۲۹۴ الدر المنثور ج۱۹\ص ۲۳۵\تفسیر الخازن ج۱۵\ص ۴۵۴

تفسیر الثعالبی ج۱۳\ص ۴۶۶، المحرر الوجیز ج۱۶\ص ۱۶۲، تفسیر ابن ابی حاتم ج۱۲\۲۳۳

ترجمہ : اس نشان سے مراد پیارا نشان (چہرے پر روشنی) خوف اور عاجزی ہے. اور یہی روایت اماوالبیؒ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کی ہے کہ اس نشان سے مراد وہ (کالا ٹھاپہ) نہیں ہے (جو تم لوگ ریاکاروں کے ماتھوں پر دیکھتے ہو)

بلکہ اس سے مراد اسلام کی نشانی اور طبیعیت اور عاجزی ہے.

بحث سوم:

۳: کالے ٹھاپے کی تفسیر تابعین او تبع تابعین کے اقوالوں سے :

۱: حضرت مجاہد تابعیؒ کی تفسیر:

عَنْ مُجَاهِدٍ (سِيمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِم مِنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ)قَالَ بَيَاضُ وُجُوْهِهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ كَانَ فِي الدُّنْيَا ، الزهد لاحمد ین حنبلؒ ج۱۵ص۱٥٤\رقم : ۲۰۹۸

ترجمہ: اس نشان سے مراد قیامت کے دن مومنوں کے چہروں کی وہ چمک (سفیدی) ہے۔ جو دنیامیں زیادہ سجدے کرنے کی وجہ سے ہوگی۔

نوٹ: معلوم ہوا کہ جن لوگوں کے ماتھوں پر (کالا ٹھاپہ) ہے اس کا ثبوت نہ تو قرآن وسنت سے کوئی ثابت کر سکتا ہے اور نہ صحابہ کرامؓ کے اقوال سے بلکہ قران وسنت میں اس نشان کی مذمت ذکر ہے او صحابہ کرامؓ نے اس کالے ٹھاپے پر رد بھی کیا ہے۔ چنانچہ امام جاہد جلیل القدر تابعیؒ ہیں۔ اس مبارک سے دوسری روایت مذکورہ (سیما) کی تفسیر میں یوں نقل ہے:

عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ: قُلْتُ لمجاهد (سيماهم فى اثر السجود) اهو اَثَرُ السجود فى وجه الانسان فقال لا ان احدهم يكون بين عَيْنيه مثلُ ركبة العنز وهوكما شاء الله من الشر لٰكِنَہُ الخشوع، سنن البیہقی الکبریٰ ج۲ص۷۸۲رقم: ۳۳۷۵، معانی القران للنحاس ج۶\۵۱۴ تفسیر الثوری ج۱ص۲۷۸ \ تفسیر روح المعانی ج۲۶\ص ۱۲۵ تفسیر القرطبیج۱۶\ص ۲۴۸ \ فتح القدیر ج۵\ص۷۹

ترجمہ: حضرت منصورؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہدؒ سے پوچھا (سیماہم فی وجوھم من اثر السجود) کے بارے میں کہ اس نشان سے مراد چہرے پر سجدے کا اثر (کالا ٹھاپہ) ہے تو حضرت مجاہدؒ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ جس شخص کے ماتھے پر اونٹ کے گھٹنے کیطرح ٹھاپہ بنا ہو تو اس شخص میں اتنا شر وفساد ہوگا جتنا خدا کی مرضی ہے، بلکہ اس نشان سے مراد عاجزی ہے۔

قَالَ عَلِيُّ الْمُبَارَكُ:سَمِعْتُ غيرَ وَاحِدٍ عن الْحسن فى قوله تعالى: (سِيْمَاهُمْ فِى وُجُوْهِهِمْ مِنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ)قَالَ بَيَاضًا فِىْ وُجُوْهِهِم يَوْمَ الْقِيٰمَةِ،وَفى روايةٍ عَنْهُ الصُّفْرَةُ:الخ تفسيرالطبرى ج۲٦\ص۲٦٣\زادالمسير: ج۵\۳۹٤

ترجمہ : حضرت علی ابن المبارک فرماتے ہیں کہ میں نے بہت سے اہل علم لوگوں سے سنا ہے کہ حضرت حسن رحمہ اللہ تعالی اس آیت کریمہ (سیماہم فی وجوہہم الخ) کی تفسیر ایسے نقل کرتے تھے کہ اس نشان سے مراد قیامت کے دن ان کے چہروں پر سفیدی ہے، اور دوسری روایت میں ذکر ہے کہ چہرے کی زردی ہے (کالا ٹھاپہ نہیں)

۳ : حضرت امام مقاتل رحمہ اللہ کی تفسیر :

عَنِ الْمُقَاتِلِ بن حَيَّان قال (سِيْمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ) قال النُّوْرُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، وَفِيْ رِوَايَةٍ بَيَاضٌ فِيْ وُجُوْهِهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ،

تفسیر الطبری ج ۲۲\۲۶۲، الزہد لابی حاتم الرازی ج ۱\ص ۷۵\ رقم ۴۷

ترجمہ : حضرت مقاتل بن حیانؒ سے روایت ہے کہ سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود) سے مراد قیامت کے دن کا نور ہے۔ اور دوسری روایت میں فرمایا کہ قیامت کے دن انکے چہروں پر چمک (سفیدی) مراد ہے۔

۴ : حضرت عطیۃ العوفی رحمہ اللہ تفسیر :

عَنْ عطية فى قوله (سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ) قَالَ مَوَاضِعُ السُّجُوْدِ مِنىْ وُجُوْهِهِمْ يَوْمَ القيامة اشد وُجُوْهِهِمْ بَيَاضًا ، تفسیر الطبری : ج ۲۲\ص ۲۶۲

ترجمہ : حضرت عطیۃ العوفی رحمہ اللہ (سیماهم فی وجوههم) الایۃ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ سجدے میں لگنے والے عضو ان کے (خصوصًا ان کے چہرے) ہر کسی کے چہروں سے زیادہ سفید ہونگے۔

۵ : حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کی تفسیر :

قال عطاء بن ابی رباح : اِسْتَنَارَتْ وُجُوْهھم مِنْ كثرة ما صَلُوْا .

تفسير البغوى ج۱۷ ۳۲٤ ، تفسير النسفى ج۱۳ص ۳۳۸ ، تفسير النيسابورى ج۷
۱ ص۳۵ ، الكشاف ج۱۶ص۳۶۱ تفسير الخطيب الشربينى ؒ ج۱۱ص۴۰۴

ترجمہ : حضرت عطاء بن ابی رباحؒ مذکورہ آیت کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ان کے چہرے زیادہ نماز پڑھنے کی وجہ سے چمک رہے ہونگے .

نوٹ : آج لوگوں کے چہروں پر اندھیرا چھایا ہوتا ہے اور استدلال اس آیت کریمہ سے کرتے ہیں کہ اس نشان سے مراد ماتھے پر کالا ٹھاپہ ہے(لَاحول ولا قوة الا باالله)

۶ : حضرت ربیع بن انس رحمہ اللہ کی تفسیر :

وقال عطاء بن ابی رباح والربيع بن انس رحمهما الله تعالى : اِسْتَنَارَتْ وُجُوْهُهُمْ مِن كثرة ما صلّوا .الكشف والبيان لثعلبى ج ۱۲ص۲۴۲

ترجمہ : حضرت عطاء بن ابی رباح اور ربیع ابن انس رحمہما اللہ مذکورہ نشان کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ان کے چہرے زیادہ نمازیں پڑھنے کی وجہ سے چمک رہے ہونگے .

۷ : حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ علیہ کی تفسیر :

وقال سفيان وعطاء استنارت وجوههم من طول ما صلوا بالليل لقوله عليه السلام (من كثرت صلوته باللى حسن وجهه بالنهار)البحر المديد ج۱۶ص۹۸

ترجمہ : حضرت سفیان ثوری اور حضرت عطاء رحمہما اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ راتوں کو لمبی لمبی نمازیں پڑھنے کی وجہ سے ان کے چہرے چمک رہے ہونگے ، کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی بھی رات کو زیادہ نمازیں (تہجد) پڑھے گا تو دن کو اس کا چہرہ خوبصورت ہوگا.

نوٹ : ماتھے پر کالے ٹھاپے کی وجہ سے چہرہ خوبصورت نہیں ہوتا بلکہ بد صورت ہو جاتا ہے.

۸: حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کی تفسیر:

وقال ابن جبير في وجوههم يوم القيامة يعرفون بها انهم سجدوا في الدنيا الله تعالى وفي رواية عنه ثرى الارض وندى الطهور.

البحر المديد ج١٦ص٩٨ ا سنن بيهيقي ج٢\١١\٤١١ ارقم : ٣٧٠٣ ، تفسير البطرى ج٢٢\ص ٢٦٤ ٢ \الدرالمنثور ج١٩ص٣٦ ٢

ترجمہ: حضرت سعید بن جبیرؒ فرماتے ہیں کہ مذکورہ آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ روز قیامت یہ لوگ سفید (چمک) والے چہروں کی وجہ سے پہچانے جائینگے کیونکہ انہوں نے دنیا میں اللہ تعالی کو سجدے کیے ہونگے. اور دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد مٹی کا اثر ہے یا وضو کے پانی کا گیلاپن (جو کہ گیلے ماتھے پہ سجدہ کرنے سے مٹی لگ جاتی ہے) تو یہ مٹی مراد ہے نہ کہ (کالا ٹھاپہ).

۹: حضرت شہر بن حوشب رحمہ اللہ کی تفسیر:

وقال شهر بن حوشب : تكون مواضع السجود من وجوههم كالقمر ليلة البدر ، تفسير البغوى ج١٧ ص٣٢٤

ترجمہ: حضرت شہر بن حوشب مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ سجدے کرنے والوں کے ہر عضو (ہاتھ، پاؤں، ماتھا وغیرہ) قیامت کے دن چودھویں رات کے چاند کیطرح چمک رہے ہونگے.

(تو معلوم ہوا کہ ماتھے پر کالا ٹھاپہ مراد نہیں ہے)

۱۰: حضرت ضحاک رحمہ اللہ کی تفسیر:

واخرج ابن نصر وابن المنذر عن الضحاك فى الاية قال هو السهر اذا سهر الرجل من اليل اصبح مصفرًا . الدرالمنثور : ج۱۹ص ۲۳۶

ترجمہ : حضرت ضحاکؒ مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد چہرے کا زرد ہونا ہے . کیونکہ جب کوئی شخص رات کو شب بیداری یعنی عبادت (تہجد وغیرہ) کرے تو دن کو اسکا چہرہ زرد ہو جاتا ہے .

۱۱: حضرت عکرمہ رحمہ اللہ کی تفسیر :

واخرج بن ابى شيبة وابن نصر عن عكرمة رحمه الله (سيماهم فى وجوههم)قال السهر وفى رواية عنه هو اثر التراب .

الدرالمنثور ج۱۹ص۲۳۶ ، تفسير الطبرى ج۲۲\۲٦٤

ترجمہ : حضرت عکرمہؒ مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد شب بیداری ہے (یعنی شب بیداری کے اثار ہیں) اور دوسری روایت میں فرماتے ہیں کہ یہ مٹی کا اثر ہے جو کہ گیلے ماتھے کیساتھ سجدہ کرنے سے مٹی لگ جاتی ہے . تو یہ مٹی مراد ہے نہ کہ (کالا ٹھاپہ) .

۱۲: حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ کی تفسیر :

وعن سعيد بن المسيب هى ندى الطهور وتراب الارض .

تفسير النيسابورى ج۱۷ص۳۵ ، الكشاف ج٦ \ص۳٦۱

ترجمہ : حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وضوء کے پانی کا گیلا پن ہے اور مٹی کا اثر ہے (جو ماتھے پر لگ جاتی ہے سجدے کے دوران)

نوٹ : حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ نے تاویل کی تائید مرفوع روایت سے کی ہے

عن واثلة بن الاسقع قال : قال رسول اللهﷺ لا يمسح الرجل جبهته حتى يفرغ من صلاته ولا بأس ان يمسح العرق عن صدُغيه فان الملائكة تُصلى عليه ما دام اثر السجود بين عينيه

ترجمہ : حضرت واثلة بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ نماز پڑھنے والا شخص نماز کی فراغت سے پہلے اپنا ماتھا نہ صاف کرے اوا گر کنپٹی سے سینہ صاف کرے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ جب تک نمازی کی دو آنکھوں کے درمیان سجدے کا اثر رہتا ہے (یعنی مٹی لگی ہوتی ہے) تو فرشتے اس کے لئے بخشش طلب کرتے رہتے ہیں .

آمدم برسر مطلب : بس مجموعہ اقوالوں سے معلوم ہوا مذکورہ (**سیماهم**) سے مراد یا تو آخرت میں نور ہے یا تو وضو کرنے کے عضو کی سفیدی اورچمک ہے اوریا سجدے کے اثر کیوجہ سے عاجزی کے آثار یا چہرے کی زردی یا مٹی کا اثر ہے .

زمحشری کے علاوہ مفسرین کرام میں سے کوئی ایسا مفسر نہیں جس نے (سیما) کی تفسیر اس (ٹھاپے) سے کی ہو . بلکہ اس ٹھاپے پر پہلا منہ کھولنے والا شخص زمحشری معتزلی ہے . اور بعض متاخرین، مفسرین جو کہ غیر مجتہد ہیں انہوں نے زمحشری کو اس بات پر اپنا امام بنالیا ہے .

بحث چہارم : اس نشان (کالے ٹھاپے) کے رد کے بارے میں جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور مفسرین کرامؒ نے کی ہے .

ا: حضر سید نا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا کالے ٹھاپے پر رد :

عن أبى الشعثاء قال : قال عبدالله حبيب يَرٰى انه ابن عمر قال : قال عمر رضوان الله عليه لرجل قد اثر السجود بأنفه لا تَعْلَبْ صُوْرَتَكَ

تهذيب الاثار للطبرى ج١٥ص ٣٣٩ رقم : ٢٢٠٤

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو فرمایا جسکے ناک پر سجدے کا اثر (کالا ٹھاپا) بنا ہوا تھا کہ اپنی صورت کو عیب دار مت بناؤ.

نوٹ: معلوم ہوا کہ آج کل جو ریا کار زمین پر اپنا ماتھا رگڑتے ہیں وہ اپنے چہروں کو عیب دار بنا رہے ہیں.

۲: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا کالے ٹھاپے پر رد:

عن مجاهد عن ابن عباس رضى الله عنهما فى قوله (سيماهم فى وجوههم من اثر السجود) قال: أما اِنه ليس بالذى ترون ولكنه سيما الاسلام وسحتُهُ وسمتُه وخشوعه. تفسير الطبرى ج٢٢\٢٦٤، تفسير البغوى ج٧ص ٣٢٤، زادالمسير ج٥ ١ ص ٣٩٤، تفسير الخازن ج١٥ ص ٤٥٤، الكشف والبيان للثعلبى ج١٢ص ٢٤٣

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ کالا ٹھاپہ نہیں ہے جو تم لوگ (خوارج) کے ماتھے پر دیکھتے ہو. بلکہ اس سے مراد اسلامی نشان (ماتھے) کے چمڑے کی نرمی اور عاجزی ہے.

نوٹ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو رئیس المفسرین اور ترجمان القرآن کا لقب دیا گیا ہے. یہ مبارک بھی ماتھے پر کالے ٹھاپے پر رد بیان کر رہے ہیں لیکن افسوس یہ ہے کہ آج خوارج اس پر فخر کرتے ہیں.

۳: حضرت سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ تعالی عنہ کا کالے ٹھاپے پر رد:

عن ابی الدردار رضی اللہ تعالی عنہ انہ رأی امرأۃً بین عینیھا مثل ثفنۃ الشاۃ فقال اَما اِنّ ھذا لولم یکن بین عینیك کان خیراً لك .

سنن البھیقی الکبری ج ۲اص۲۸٦ ۱رقم ۳۳۷۳ ، مصنف ابن شیبۃ ج۱اص ۲۷۳ا۱رقم ۳۱۳۸

ترجمہ: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو دیکھا جس کے ماتھے پر دنبے کے گھٹنے کی طرح نشان تھاتو ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا خبردار اگر یہ کالا ٹھاپہ تمہارے چہرے پر نہ ہوتا تو بہت اچھا ہوتا.

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت بھی کچھ اسطرح منقول ہے: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ رأی رجل بین عینیہ مثلُ ثفنۃ البعیر فقال لولم یکن ھذاکان خیر شبہ السجادۃ بین عینیہ باحدی ثفنات البعیر وھی مایلی الارض من اعضائہ عبد البروک فیغلظ الفائق فی غریب الحدیث والاترج 1صفحہ ٥٤ وھی ما بلی الارض من اعضائہ عند البروك فیغلظ الفائق فی غریب الحدیث والاثر ج۱اص٥٤

غریب الحدیث لابی عبید ج۴اص ۱۵۲

غریب الحدیث لابن سلام ج ۴ ا۱۵۴

نظم الدرر للبقاعی ج۱۸ص ۱۴۳

تفسیر السراج المنیر ج۱اص ۴۲۰۲

ترجمہ: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جس کے ماتھے پر اونٹ کے گھٹنے کیطرح ٹھاپہ بناہوا تھا حضرت ابوالدرداءؓ نے فرمایا اگر ٹھاپہ نہ ہوتا تو بہت اچھا ہوتا.

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ماتھے پر کالے ٹھاپے کو اونٹ کے گھٹنے سے تشبیہ دے رہے ہیں
اونٹ کے زمین پر بیٹھنے کی وجہ سے اونٹ کے گھٹنے سخت ہو کر کالے ہو جاتے ہیں

نوٹ: آج کل ہم بہت سے ریاکار خوارج لوگوں کو دیکھتے ہیں جن کے چہرے پر اونٹ کے گھٹنے کیطرح کالا ٹھاپہ بنا ہوتا ہے جن کو یہ لوگ جنتی محراب کہتے ہیں۔ (عیاذاًباللہ سبحانہ وتعالی)

۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا کالے ٹھاپے پر رد:

عن سالم أبي النضر قال جاء رجل الى ابن عمر رضی اللہ تعالی عنهما فسلم علیه قال من انت قال آنا حاضِنُكَ ملانٌ ورَأى بَين عينيهِ سحدةً سوداء فقال ما هذا الاثر بين عينيك فقد صحبتُ رسول الله ﷺ وابا بكر وعمروعثمان رضی الله تعالى عنهم فهل ترٰى هٰهُنا مِن شيءٍ.

سنن البيهيقي الكبرى ج۲ ص ۱۲۸۶رقم ۳۳۷۱. ايضا ج ۴۰۶\۲رقم ۳۶۹۸ ايضا ج۱۲ص ۲۸۶

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ایک شخص آیا اور سلام کیا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہمانے پوچھا کہ تم کون ہو؟ تو اس نے کہا کہ میں وہ (فلاں) شخص ہوں کہ جب آپ مبارک چھوٹے تھے تو میں آپ کی خدمت کیا کرتا تھا. حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہمانے اس شخص کی آنکھوں کے درمیان نشان (کالا ٹھاپہ) دیکھ کر پوچھا کہ یہ کیسا نشان تمہاری آنکھوں کے درمیان (کالا ٹھاپہ) ہے (اگر تم یہ کہو کہ میں زیادہ نمازیں پڑھتا ہوں) تو میں حضور مبارک ﷺ کی صحبت میں بیٹھا ہوں. حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، کیساتھ صحبت میں بیٹھا ہوں کیا

تم میرے ماتھے پر کالا (ٹھاپہ) نشان دیکھتے ہو؟ (تعجب ہے ان لوگوں پر کہ ریا کی خاطر اپنے چہرے خراب کیے ہوئے ہیں.

نوٹ: حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما ایک جلیل القدر صحابی ہیں وہ بھی اس کالے ٹھاپے کے سخت مخالف تھے. لیکن افسوس ہے ان سفید کپڑے والے ڈاکوؤں پر کہ اس کو جنتی محراب کا نام دے رہے ہیں.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے چند اور اقوال: ۱: عن حبیب بن ابی ثابت قال سمعتُ ابا الشعثاء قال قال فلانٌ اراه بن عمر رضی اللہ تعالی عنهما لرجل لا تعلب صورتك.

مسند ابن الجعد ج۱\ص ۹۵\رقم ۵۵۰

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما (نے ایک شخص کے ماتھے پر کالا ٹھاپہ دیکھا تو) فرمایا کہ اپنے چہرے کو عیب دار مت کرو. (یہ اس لئے کہا کہ کالے ٹھاپے سے چہرہ خراب ہو جاتا ہے)

۲: عن اشعث بن ابی الشعثاء عن ابیه عن عمر رضی الله تعالی عنهما ان رأى اثرا فقال یا عبدالله ان صورة الرجل وجهه فلا تُشِنْ صُوْرَتَكَ.

سنن الکبری للبیهقی ج۲\ص۲۸۶\رقم ۳۳۷۲ مصنف ابن ابی شیبة ج۱\ص ۲۷۳\رقم ۳۱۳۷

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کے ماتھے پر کالا ٹھاپہ دیکھ کر اس سے فرمایا کہ اے اللہ کے بندے بے شک بندے کی خوبصورتی چہرے میں ہوتی ہے تم اپنے چہرے کو (کالے ٹھاپے سے) عیب دار مت کرو.

۵: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کالے ٹھاپے پہ رد:

الجعید بن عبدالرحمن قال کنت عند السائب بن یزید اذ جاءہ الزبیر بن سھیل بن عبدلرحمن بن عوف وفی وجھہ اثر السجود فلما راہ قال من ھذا: قیل الزبیر قال لقد افسد ھذا وجھہ اما واللہ ما ھی السیما لالّتی سماھا اللہ ولقد صلیت علی وجھی ثمانین سنتةً ما اثر السجود بین عینی

المعجم الکبیر ج۱۷\۱۵۸ ارقم : ۶۶۸۵ و مجمع الزوائد ج۱۷ص۱۱۱رقم ۱۱۳۴۸الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم ج۱۷ص۱۲

رقم ۲۱۴۲، الدرالمنثور ج۱۷ ص ۵۴۲، تفسیر روح المعانی ج۱۹ص ۲۳۶ ، اتحاف الخیرة المھرة بوائد المسانید العشرة ج۱ ص ۶۶

ترجمہ: حضرت جعید بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ میں حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کیساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک زبیر بن سہیل بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے. ان کے ماتھے پر نشان (کالا ٹھاپہ) تھا تو حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ یہ ٹھاپہ دیکھ کر فرمانے لگے کہ یہ کون ہے؟ (جس نے اپنے ماتھے پر کالا نشان بنایا ہوا ہے) تو کسی نے کہا کہ یہ زبیر ہیں حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہوں نے تو اپنا سارا چہرہ (کالے ٹھاپے کی وجہ سے) خراب کیا ہوا ہے. قسم ہے مجھے کہ یہ وہ ٹھاپہ یا اثر نہیں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرامؓ کی صفت میں ذکر کیا ہوا ہے، میں ۸۰ سال سے سجدے کر رہا ہوں، یہ اثر (ٹھاپہ) میرے ماتھے پر نہیں بنا.

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کی دوسری روایت:

عن حمید هو بن عبدالرحمن قال کنا عند السائب بن یزید رضی الله تعالی عنه اذ جاءه الزبیر بن سهل بن عبدالرحمن بن عوف فقال قد افسد وجهه والله ما هی سیماء والله لقد صلیت علی وجهی مذ کذا وکذا ما اثر السجود فی وجهی شیئًا . السنن الکبری للبیهقی ج۲\۲۸۷\ رقم ۳۳۷٤

ترجمہ : حضرت حمید بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ ہم حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کیساتھ بیٹھے تھے کہ اچانک زبیر بن سہل بن عوف اس محفل میں آئے (ان کے چہرے پر کالا نشان (ٹھاپہ) تھاتو حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس شخص نے اس (ٹھاپے) کی وجہ سے اپنا سارا چہرہ خراب کیا ہوا ہے. جواللہ تعالی نے قرآن کریم میں ذکر فرمایاہے خدا کی قسم مجھے (اتنا اتنا) وقت ہوگیا ہے کہ میں اپنے ماتھے کیساتھ زمین پر سجدہ کرتا ہوں . ان سجدوں کے باوجود میرے ماتھے پر کوئی داغ نہیں بنا.

٦ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کااس کالے ٹھاپے پر رد :

عن انس بن مالک رضی الله تعالی عنه انه قال اِنِّی لَا اَبْغَضُ الرَّجُلَ وَاَکْرَهُهٗ اِذَا رَاَیْتُ بَیْنَ عَیْنَیْهِ اَثَرَالسُّجُوْدِ لِیَتَجَافِی اَحَدُکُمْ فِی سُجُوْدِهٖ الفردوس بما ثور الخطاب ج۱\ص ٦١ \رقم : ١٧٤

ترجمہ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں یقیناً اس شخص کے ساتھ بغض کرتا ہوں او بہت بُرا جانتا ہوں جس کی دو آنکھوں کے درمیان (ماتھے) پر سجدے کے اثر (کالا ٹھاپہ) دیکھوں. جب بھی تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو ماتھے کو زمین پر زور نہ دے بلکہ آرام سے سجدہ کرے.

نوٹ : یہ روایت بعض اہل علم مرفوعاً ذکر کر رہے ہیں (یعنی یہ قول حضور ﷺ کی طرف منسوب کر رہے ہیں کہ یہ حضور ﷺ کا قول ہے) مثلاً علامہ صاویؒ حاشیۃ الصاوی ج۴ص ۱۳۴ میں اور علامہ شیر بینیؒ السراج المنیر ج۴ص ۴۳ المکتبہ الحقانیہ میں علامہ بقاعیؒ نظم الدرر ج۱۸ص ۱۳ میں فرماتے ہیں کہ یہ حضور ﷺ کا قول ہے) لیکن حق بات یہ ہے کہ یہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ پر موقوف ہے) (یعنی یہ ان کا قول ہے).

حضرت علامہ بقاعیؒ کا قول :

ولا يُظَنَّ اَنّ مِنَ السِّيمَآءِ مَا يَصْنَعُهُ بَعْضُ الْمُرَآئِيْنَ مِنْ هَيْئَةِ اَثَرِ السُّجُوْدِ فِيْ جَبْهَتِهٖ فَاِنّ ذٰلِكَ مِنْ سِيْمَا الْخَوَارِجِ وَفِيْ نِهَايَةِ ابْنِ الْاَثِيْرِ فِيْ تَفْسِيْرِ الثَّفَنِ وَمِنْهُ حَدِيْثُ اَبِى الدَّرْدَآءِ رضى الله تعالى عنه رَاٰى رَجُلًا بَيْنَ عَيْنَيْهِ مِثْلَ ثَفَنَةِ الْعَنْزِ فَقَالَ لَوْلَمْ يَكُنْ هٰذَا لَكَانَ خَيْرًا يَعْنِيْ كَانَ عَلٰى جَبْهَتِهٖ اَثَرُالسُّجُوْدِ وَاِنَّمَا كَرِهَهَا خَوْفًا مِنَ الرِّيَاءِ بِهَا وَقَدْ رَوَاى صَاحِبُ الْفِرْدَوْسِ عَنْ اَنَسٍ رضى الله عنه عَنِ النبى ﷺ اَنَّهُ قَالَ اِنِّيْ لَاَبْغَضُ الرَّجُلَ وَاَكْرَهُهُ اِذَا رَاَيْتُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ اَثَرُالسُّجُوْدِ

نظم الدرد للبقاعی ج۱۸ص۱٤۳

ترجمہ : یہ گمان نہ ہونے پائے کہ یہ وہی ٹھاپہ ہے جو بعض ریاکار لوگ اپنے ماتھے پر سجدے کا اثر بنائے ہیں کہ جس کہ بارے میں اللہ تعالیٰ نے قران کریم میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی صفت بیان کی ہے، ماتھے پر کالا ٹھاپہ تو خوارج کی نشانی ہے.

ابن اثیر نہایہ میں (لفظ) ثَفَن کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جس نے اپنے ماتھے پر بکری کے گھٹنے کیطرح کا کالا ٹھاپا بنایا ہوا تھا تو حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر یہ کالا ٹھاپہ تمہارے ماتھے پر نہ ہوتا تو بہت اچھا ہوتا.

اب حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ اس کو بُرا مان رہے ہیں رہنے پر خوف ہے کہ یہ ریا کی وجہ سے ہے. صاحب فردوس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ذکر کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں یقیناً اس شخص کے ساتھ بغض کرتا ہوں اور بُرا جانتا ہوں کہ جس کی دو آنکھوں کے درمیان ماتھے پر سجدے کا اثر دیکھو (یعنی کالا ٹھاپہ دیکھوں)

نوٹ: یہی عبارت حضرت العلامہ شربینی رحمہ اللہ تفسیر السراج المنیر میں ج۱۴ص ۴۳ پر ذکر کرتے ہیں اور پھر فرماتے ہیں:

وعن بعض الْمُتقَدِمِينَ كُنَا نُصلِّي فلا يَرٰى بَيْن اَعْيُنِنَا شَیْ ءٌ ونَرٰى اَحدَنَا الآن يُصلِي فيرٰى بَين عينيه رَكْبَةُ الْبَعِيْرِ فَلا نَدرِیْ اَثْقَلَتِ الرُؤس اَمْ خَشَنَتِ الْاَرْض وَانَمَا اراد بِذلك مَن تعمَد ذٰلكَ لِلنِفَاقِ .

ترجمہ : بعض متقدمین سے نقل ہے کہ ہم بھی تو ہمیشہ سے نماز پڑھ رہے ہیں لیکن ہمارے ماتھے پر کبھی ایسا نشان (کالا ٹھاپہ) نہیں پڑا. آج ہم ایک آدمی دیکھتے ہیں جو نماز پڑھتا ہے اس کے ماتھے پر اونٹ کے گھٹنے کی طرح ٹھاپہ دیکھنے کو ملتا ہے نہیں سمجھتا کہ لوگوں کے سر بھاری ہو گئے ہیں یا زمین بہت زیادہ سخت ہو گئی ہے، اور ان کے اس قول سے مراد وہ لوگ ہیں کہ جو قصداً منافقت کی وجہ سے ماتھے پر کالا ٹھاپہ بناتے ہیں.

۷ : حضرت ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کا کالے ٹھاپے پر رد:

عن يزيد بن الاصم قال قيل لميمونة رضى الله تعالى عنها الم تر الى فُلانٍ يَنْقُرُ جَبْهَتَهُ بالارضِ يُرِيدُ ان يوثَرَ بِهَا اَثَرُالسُجُودِ فَقَالَتْ دَعْهُ لَعَلّهُ مَلِحٌ

مصنف ابن ابى شيبة ج١١ص ٢٧٣ ، رقم ٣١٣٩ باب ٨٣

ترجمہ : حضرت یزید بن اصم فرماتے ہیں کہ میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا کو کہا گیا کہ آپ اس فلاں شخص کی طرف نہیں دیکھیں کہ وہ اپنے ماتھے سے زمین پر ٹھنگے مارتا ہے. غرض اس کی یہ ہے کہ ماتھے پر کالا ٹھاپہ پیدا ہو جائے. حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ دفع کرواسے ہو سکتا ہے کہ یہ شخص ریاکار ہو.

(یعنی یہ ماتھے پر کالے ٹھاپے ریاکار لوگوں کے ہوتے ہیں)

٨ : حضرت منصورؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ علیہ سے اس آیت کریمہ کی بابت پوچھا کہ آیا یہ وہی سجدے کا اثر ہے، جو انسان کے چہرے (ماتھے) پر ہوتا ہے. تو انہوں نے فرمایا نہیں وہ اسلئے کہ لوگوں میں سے اگر کسی کے ماتھے پر بکری کے گھٹنے کیطرح داغ پیدا ہو جائے تو وہ شخص بہت شری انسان ہوتا ہے. جتنا اللہ تعالی چاہتا ہے لیکن اس نشان سے مراد عاجزی ہے.

نوٹ: یہ روایت تفسير الطبرى ج٢٢ اص٢٦٤ او ج١١ص٣٦٩ میں ذکر ہے اور دوسری روایت میں مجاہد رحمہ اللہ علیہ سے یوں ذکر ہے: هُوَ اَقْسٰى قَلْبًا مِنَ الْحِجَارَةِ وَلٰكِنَهُ نُوْرٌ فِىْ وُجُوْهِهِمْ مِنَ الْخُشُوْعِ

الكشف والبيان للثعلبى ج١٢ص٢٤٣ تفسير القرطبى ج١٦ص ٢٤٨ وج١٦ص٢٩٤ ، تفسير الآلوسىؒ ج١٨٩ص٢٣٧ ، تفسير البحر المحيط ج١٠ص٩٩ ، البحر المديد ج ٦ اص ٩٨ ، المحرر الوجيز ج٦ ١٦٢١

ترجمہ: جس کے ماتھے پر نشان (کالا ٹھاپہ) بن جائے اسکا دل پتھر سے بھی زیادہ سخت ہے.

دوسری روایت میں مجاہد رحمہ اللہ علیہ یوں فرماتے ہیں:

رُبَّمَا كَانَ بَيْنَ عَيْنَيْ مَنْ هُوَ اَقْسٰى قَلْبًا مِنْ فِرْعَوْن .

فتح البارى لابن الحجر ج١٣ص ٣٩٩

بحر العلوم للسمرقندى ج١٤ص١٧٣

تفسير ابن كثير ج١٤ص٢٦٠ ، ب و ج ٣٦١١٧

ترجمہ: بہت دفعہ کالا ٹھاپہ اس شخص کے ماتھے پر پیدا ہو جاتا ہے جسکا دل فرعون سے بھی زیادہ سخت ہوتا ہے اور چوتھی روایت میں یوں فرماتے ہیں:

لَيْسَ بِالنَّدْبِ وَلٰكِنَّهٗ صُفْرَةُ الْوُجُوْهِ وَ الْخُشُوْع

الفائق فى غريب الحديث والاثر ج ١١ص٤٤٥

غريب الحديث لابن قتيبه ج٢١ص٢٥٧ ، لسان العرب ج١١ص ٧٥٣تاج العروس ج١١ص ٩٦٣ ، النهايه فى غريب الاثر ج٥ ، ص٨١ ، غريب الحديث لابن الجوزى ج٢١ص٣٩٩ ، زاد المسير ج١٥ص٣٩٤

ترجمہ: سورۃ فتح میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کی صفت میں جو نشان ذکر ہوا ہے وہ زخم کا نشان نہیں ہے بلکہ اس سے مراد عاجزی اورچہرے کا زرد ہونا ہے.

اورپانچویں روایت میں امام مجاہد رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

عَنْ مجاهدٍ (سِيْمَاهُمْ فِىْ وُجُوْهِهِمْ)قَالَ لَيْسَ الْاَثَرُ فِى الْوَجْهِ وَلٰكِنَّهُ الْخُشُوْعُ

. الدرالمنثور : ج١٩ص٢٦٣، تفسير الالوسى ج٢٩١ص ٢٣٧

ترجمہ : حضرت مجاہد رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس نشان سے مراد اس آیت کریمہ (سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ) میں چہرے پر اثر اور نشان (کالا ٹھاپہ) مراد نہیں ہے بلکہ عاجزی مراد ہے.

چھٹی روایت میں امام مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ قَالَ شَكَوْتُ اِلٰى مُجَاهِدٍ الْاَثَرَبَيْنَ عَيْنِيْ فَقَالَ لِيْ اِذَا سَجَدْتَ فَتَجَافَ .

مصنف ابن ابی شیبه ج۱۱ص ۱۲۷۳رقم :۳۱۴۱

ترجمہ : حضرت حبیب بن ثابت رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے ماتھے میں کالا ٹھاپہ بن گیا تو میں نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ علیہ سے شکایت کی (کہ میں اس ٹھاپے کیساتھ کیا کروں) تو انہوں نے فرمایا کہ جب سجدہ کرو تو ماتھے کو تھوڑا سا دُور رکھو (یعنی سجدے کے وقت ماتھے کو زیادہ زور مت دو)

نوٹ : بعض لوگوں سے سنا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ سجدے اتنا زور سے کیا جائے کہ اگر چنا کا دانہ پڑا ہو وہ بھی پس جائے (مترجم) لاحول ولا قوۃ الا باللہ.

یہ بات ۱۰۰\۱۰۰ غلط ہے. وہ اسلئے کہ نعمان بن ابی عیاش فرماتے ہیں :

شكٰى الى رسول الله ﷺ اَلْاِدْغَامَ وَالْاِعْتِمَادَ فِي الصَّلٰوةِ فَرَخَّصَ لهم ان يستَعِيْنَ الرَّجُلَ بِمرْفَقِيْهِ على رُكْبَتَيْهِ اَوْ فَخِذَيْهِ .

ترجمہ : انہوں نے شکایت کی حضور ﷺ سے نماز میں ادغام اور اعتماد کے بارے میں تو حضور نبی کریم ﷺ مبارک نے رخصت عطا فرمائی کہ نمازی اپنی کہنیوں یا گھٹنوں اور رانوں سے نماز میں مدد حاصل کرے.

نبی کریم ﷺ ہمیشہ کھلا سجدہ کیا کرتے تھے اور ہاتھ مبارک کھلے رکھتے تھے۔ حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ علیہ فرماتے تھے (خِفُوْا علَى الارْضِ) زمین پر ہلکا سجدہ کیا کرو (یعنی ماتھے کو زور مت دیا کرو)

حضرت عطاء بن ابی رباحؒ کے قول کی وضاحت:

قال ابوعبیده : وجهَهُ اَنّهُ يُرِيدُ ذٰلكَ فى السُّجُوْدِ يقولُ لَا تُرسِلُ نفسكَ على الارض رأسالا ثَقِيلًا فيوثرَ فى جبهتِكَ ويبيّنُ ذلك حديثُ مجاهد انّ حبيب بن ابى ثابت سالَهُ . قال انى اخشى ان يُوثِّرَ السُّجُودَ فى جبهتِى ؟ قال اذا سَجَدْتَ فَتجافَ يعنى خفِّفْ نَفْسَكَ وجبهتكَ وبعض الناس يقولون فتخاف والمحفوظ عندى بالخاء .

ترجمہ: حضرت ابو عبیدہ فرماتے ہیں کہ زمین پر سجدہ کرتے وقت ماتھے کو زیادہ زور مت دیا کرو کیونکہ اسطرح کرنے سے ماتھے پر ٹھاپہ بن جاتا ہے۔

حضرت شیخی المکرمؒ فرماتے ہیں کہ اس کا بیان مجاہدؒ کی حدیث میں ہو چکا ہے کہ حضرت حبیب بن ابی ثابتؒ پوچھتے ہیں کہ مجھے ڈر ہے کہ سجدے کرنے کی وجہ سے میرے ماتھے پر (کالا ٹھاپہ) نہ بن جائے تو مجاہدؒ نے فرمایا کہ جب بھی سجدہ کرو تو ڈر نہیں رہو (تو یہ ٹھاپہ اللہ تعالی تمہارے ماتھے پر نہیں پیدا کرے گا)

بعض علماء فرماتے ہیں کہ مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا تھا کہ (فتجاف) یعنی سجدے میں دوری اختیار کرو یعنی زور سے سجدہ مت کیا کرو لیکن میرے نزدیک (خاء) کیساتھ زیادہ محفوظ ہے (فتخاف) یعنی کالے ٹھاپے سے ڈر میں رہو۔

حضرت شیخ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ امام ابن ابی شیبہ نے ذکر کیا ہے: مَنْ كَرِهَ ذٰلِكَ وَمَنْ رَخَّصَ فِيْهِ ذَكَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله تعالی عنهما اَنَّهُ رَاٰى رَجُلًا قَدْاَثَرَ السُّجُوْدُفِیْ جَبْهَتِهٖ فَقَالَ لَايَشِيْنُ اَحَدُكُمْ وَجْهُهٗ وَكَرِهَهٗ سَعْدُ ابْنُ اَبِيْ وَقَّاص وَاَبُوالدرداء وَالشعبى وعطاء. غريب الحديث لابى عبيد ج۱۴ ۴۷۲، العباب الذاخر ج۱۱ص ۴۰۳، لسان العرب ج۱۴ص ۱۷۴، تاج العروس ج۱۱ص۵۸۱۹، غريب الحديث لابن سلام ج۱۴ص۴۷۲، الكشاف ج۱۶ص۳۶۰، تفسير الآلوسى ج۱۹ص۴۳۶، تفسیر سراج المنير ج۱۱ص ۴۴۰۲

ترجمہ: امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ علیہ نے وہ اشخاص ذکر کیے ہیں جو کالے ٹھاپے کو برا جانتے تھے اور پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ذکر کیا ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جس کے ماتھے پر سجدے کا اثر تھا تو اس شخص سے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے چہرے کو عیب دار نہ بنائے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ او حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالی عنہ حضرت شعبی اور عطاء رحمہما اللہ بھی کالے ٹھاپے کو برا جانتے تھے۔

۹: حضرت شعبی رحمہ اللہ علیہ کا کالے ٹھاپے پر رد:

عَنْ حُرَيْثٍ عن الشعبى اَنَّهُ كَرِهَ الْاَثَرَ فِي الْوَجْهِ

مصنف ابن ابی شیبہ ج۱ص ۲۷۳ رقم ۳۱۴۰ و ج۱ص۳۴۲

ترجمہ: حضرت حریث فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ علیہ ماتھے پر کالے ٹھاپے کو بہت برا جانتے تھے۔

۱۰: حضرت ضحاک رحمہ اللہ تعالی علیہ کا اس کالے ٹھاپے پر رد:

اَمَا اِنَّهُ ليس بِالنَّدْبِ فى الْوُجُوهِ

الکشف والبیان للثعلبی ج۱۲ ص۲۴۳ الکشاف ج۶ ص ۳۶۰ تفسیر القرطبی ج۱۶ ص ۲۹۴

ترجمہ : حضرت ضحاک رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس نشان سے مراد زخم کا نشان نہیں ہے۔ (جو ماتھے پر بن جاتا ہے یعنی کالا ٹھاپہ)

۱۱: بعض متقدمین رحمہم اللہ علماء کا اس کالے ٹھاپے پر رد :

وعن بعض الْمُتقَدِمِیْنَ کُنّا نُصلِّی فلا یَرٰی بَیْن اعیُنِنَا شَیْءٌ ونَرٰی اَحَدَنا الآن یُصلِّی فیرٰی بَین عینیه رَکْبَةُ الْبَعِیْرِ فَلا نَدْرِیْ اَثْقَلَتِ الرُّؤُسِ اَمْ خَشَنَتِ الْاَرْضُ وَاِنَّمَا اراد بِذلك مَن تعمّد ذٰلكَ لِلنِّفَاقِ .

الکشاف ج۱۶ص۳۶۰ ، تفسیر آلوسی ج۱۹ص ۲۳۶ ، تفسیر السراج المنیر ج۱۱ص ۴۲۰۲

ترجمہ : بعض متقدمین علماء کرام رحمہم اللہ سے نقل ہے کہ ہم بھی تو ہمیشہ سے نماز پڑھ رہے ہیں لیکن ہمارے ماتھے پر کبھی ایسا نشان (کالا ٹھاپہ) نہیں پڑا۔ آج ہم ایک آدمی دیکھتے ہیں جو نماز پڑھتا ہے اس کے ماتھے پر اونٹ کے گھنٹے کی طرح ٹھاپہ دیکھنے کو ملتا ہے نہیں سمجھتا کہ لوگوں کے سر بھاری ہو گئے ہیں یا زمین بہت زیادہ سخت ہو گئی ہے، اور ان کے اس قول سے مراد وہ لوگ ہیں کہ جو قصداً منافقت کی وجہ سے ماتھے پر کالا ٹھاپہ بناتے ہیں۔

حضور ﷺ کے زمانے میں کالے ٹھاپے والے ایک شخص کا واقعہ :

وَرُوی ان رسو ل الله ﷺ کان جالسًا فی جَماعةٍ مِن اصحابه فَذکروا رَجلًا واکثرُوالثّنَآءَ عَلیه فَبیناهم کذلك اذ طَلَعَ علیهم الرّجُلُ وَوجهُهٗ یَقْطُرُ مِن اثر الْوُضُوءِ قَد عَلّقَ تَعْلَهٗ بِیَدهٖ وَبَیْنَ عَیْنَیْهِ اَثَرُالسُّجُوْدِ فَقَالُوْا یارسو الله ﷺ هذاالرجل الذی وصفناه فقال علیه الصلوٰة والسلام اَرٰی عَلٰی وجههِ سَعْفَةً من الشیطان فَجَاءَ الرجُلُ حَتّٰی سَلّمَ وَجَلَسَ مَعَ القَوْمِ فَقال النبی علیه

الصلوٰۃ والسلام انشدتُك الله هَلْ حَدَّثْتَ نَفْسَكَ حِيْنَ اَشْرَفْتَ عَلَى الْقَوْمِ اِنَّهُمْ لَيْسَ فِيْهِمْ خَيْرٌ مِنْكَ فَقَال اَللّٰهُمَّ نَعَمْ . الربع الاول من الاحیاء ص : ۸۰

ترجمہ : امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ احیاء العلوم میں فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ تشریف فرماتھے تو صحابہ کرامؓ نے ایک شخص کی بہت تعریف کی اچانک وہی شخص آگیا اور اس کے چہرے سے وضوء کے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے اور ہاتھ میں جو لٹکائے ہوئے تھے اس کے ماتھے پر سجدے کا اثر (کالا ٹھاپہ) تھا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ یارسول اللہ یہ وہی شخص ہے جسکی تعریف ہم کر رہے تھے . تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اس کے چہرے پر شیطان کا اثر نظر آرہا ہے تو جب یہ شخص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک ہوا اور سلام کیا تو نبی کریم روف ﷺ نے اس سے فرمایا کہ میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں کہ جب تم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا تو تم نے دل میں یہ بات کہی کہ ان تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں مجھ سے بہتر انسان کوئی نہیں تو اس نے کہا کہ ہاں میں تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اپنے آپ کو بہتر سمجھتا ہوں .

نوٹ : آج بھی یہ کالے ٹھاپے والے لوگ اپنے آپ کو بہت سے پاک لوگوں سے بہتر سمجھتے ہیں . از مترجم :

بحث پنجم : خوارج اور کالے ٹھاپے والوں کا ذکر :

ا : خوارج لوگوں کا رئیس ذوالخویصرہ کے ماتھے پر بھی کالا ٹھاپہ تھا :

بحوالہ مصنف ابن ابی شیبة ج۷\ص ۵۵۹\رقم ۳۷۹۱۷

عَنْ شَرِيكِ بن شهاب الحارثی قالع جَعَلْتُ اَتَمَنّٰى اَنْ اَلقٰی رجلًا مِنْ اَصْحَاب مُحمدﷺ يُحَدِّثُنِىْ عَنِ الخوراج فَلَقيْتُ ابابُرْزَة الاسلمى فى نفر من

اصحابه فی یوم عرفة فقلت حدثنی بشیءٍ سَمعتُهُ من رسول اللهﷺ یقوله فی الخوارج فقال اُحدِثُکُمْ بِما سمِعَتْ اُذُنایَ وَرأَتْ عَیْنایَ اُتِیَ رسول الله ﷺبدنانیرِ فجعل یهقسمها وعنده رجل اسودٌ مطمومُ اشعر علیه ثوبانِ ابیضانِ بین عینیه اثر السجود وکان یتعرض لرسول الله ﷺ فلم یعطه فاتاه فعرض له من قبل وجهِهِ فلم یُعطَهُ فَاَتاهُ مِنْ قبَلِ یَمِنیِهِ فلم یُعطهُ شَیئًا ثُمَّ اَتاهُ من قِبلِ وَجْهِهِ فلَم یُعطَهُ شَیْئًا ثم اَتاهُ من قِبلِ خَلْفِهِ فلَم یُعطَهُ شَیْئًا فقال یامحمد (ﷺ) مَا عَدَلْتَ مُنذ الْیَوْمَ فِی القِسْمَةِ فَغَضِبَ رسول الله ﷺ غضبا شدیدًا ثم قال والله لاتجدون احدا اعدل مِنْکُمْ مِنّی ثَلاثَ مرّاتٍ ثم قال یَخْرُجُ عَلیکم رجالٌ من قبلَ المشرِقِ کَان هذا منهم هَدْهُهم هٰکذا یَقْرَؤُوْنَ القران لَا یُجاوزُ تَراقِیْهِمْ یَمْرُقُوْنَ مِن الدِّیْنَ کما یُمْرُقُ السَّهْمُ من الرَّمْیَةِ ثُمَّ لایُعودُوْنَ وَوَضعَ یَدهُ عَلٰی صَدْرِهِ بِسِیْمَاهُمْ التَّحْلِیْقَ لَایزالُوْنَ یَخْرُجُوْنَ حَتّٰی یَخْرُجَ اٰخِرُهُمْ مَعَ الْمَسِیْحِ الدّجالِ فَاِذا رَاَیْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ثَلاثًا هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِیقَةِ یَقُوْلُها ثَلاثًا

مسند احمد ج٤٣\ص١١٥ ، رقم ٢٠٣١٤ ، ومنسد احمد ج٥\ص٤٢ رقم ٢٠٤٥١ ، المستدرك ج٦ \ص ٢٥٥ رقم ٢٥٩٩ ، وج ١٢\ص ١٦٠ ، رقم ٢٦٤٧ جامع الاحاديث للسيوطی ج٣٨\ص ٢٦٩ رقم ٤١٤٤٦ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج١٦\ص٢٤٢ ، رقم ١٠٤٠٤ ، اتحاف الخیرة المهرة بزوائد السمانید العشرة ج٨ \ص٢٢ ، رقم ٧٤٨٢ ، غایة المقصد فی زوائد المسند ج٢ \ص١٨٨ السنة لاین ابی عاصم ج٢\ص١٤٥٤رقم ٧٧٤ ، فضائل القران للفریابی ج١\ص١٨٨

ارقم ۱۷۶ ، مسند الرویانی ج۲اص۳۸۵ ، رقم ۷۴۸ فتح الباری لابن الحجر ج۱۹اص ۳۸۹

ترجمہ: شریک بن شہاب الحارث فرماتے ہیں کہ میری تمنا تھی کہ میں حضور ﷺ کے اصحاب میں سے کسی کے ساتھ ملاقات کروں جو کہ مجھے خوارج کے بارے میں حدیث بیان کرے، تو میری عرفہ کے دن حضرت ابوبرزہ الاسلمی رضی اللہ عنہ کیساتھ ملاقات ہوئی ان کے ساتھ چند دوست بھی تھے تو میں نے کہا کہ آپ مجھے ایک ایسی حدیث بیان کریں جو آپ نے خود حضور نبی کریم ﷺ سے سنی ہو خوارج کے بارے میں تو انہوں نے فرمایا کہ میں آپ کو وہ حدیث سناتا ہوں جو میں نے اپنے کانوں سے سنی اور آنکھوں سے دیکھی. حضور نبی کریم ﷺ کو غنیمت کے مال کے چند دینار حاضر کئے گئے تو حضور نبی کریم ﷺ نے وہ تقسیم کرنا شروع کر دئے. تو یہاں ایک کالی رنگت والا، گھنے بالوں والا ایک شخص تھا جس نے دو سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے۔

اور ماتھے پر نشان (ٹھاپہ) تھا. وہ نبی کریم ﷺ کے آگے آگے ہوتا رہا. لیکن نبی کریم ﷺ نے اسے (غنیمت کے مال میں سے) نہ دیا پھر وہ شخص آگے کیطرف سے آیا، اسے کچھ نہ دیا گیا. پھر وہ شخص دائیں طرف سے آیا اسے کچھ نہ دیا گیا پھر یہ شخص بائیں طرف سے آیا اسے کچھ نہ دیا گیا پھر یہ شخص پیچھے کیطرف سے آیا لیکن (اسے غنیمت کے مال میں سے) کچھ نہ دیا گیا تو یہ شخص بولا اے محمد ﷺ آج آپ نے اس تقسیم میں کچھ انصاف نہیں کیا. (العیاذ باللہ)

حضور نبی کریم ﷺ اس بات کے سننے سے بہت زیادہ جلال (غصے) میں آگئے اور پھر فرمایا خدا کی قسم تم لوگ کسی کو مجھ سے زیادہ انصاف کرنے والا نہیں پاؤگے. یہ بات تین مرتبہ حضور پرنور ﷺ نے ارشاد فرمائی اور پھر فرمایا کہ مشرق کیطرف سے تم پر کچھ لوگ نکلیں گے

جن کی علامات یہ ہونگی کہ یہ لوگ قرآن پڑہیں گے لیکن حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے ایسے نکلے ہونگے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے پھر یہ لوگ دین کیطرف واپس نہیں آئیں گے۔

حضور ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک اسکے سینے پر رکھ کر فرمایا کہ ان کی علامات یہ ہونگی کہ انکے سر گنجے ہونگے او یہ لوگ زیادہ ہوتے جائیں گے یہاں تک کہ ان میں سے آخری شخص دجال کیساتھ نکلے گا۔ تو جب ان لوگوں کو دیکھو تو ان کو قتل کر دو۔ یہ بات حضور نبی کریم ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی او پھر تین مرتبہ فرمایا کہ یہ لوگ بہت بے کار لوگ ہونگے۔

حضرت شیخی المکرمؒ فرماتے ہیں: لَوْكَانَ هٰذِهِ مِن سِيْمَاءِالصَّالِحِيْنَ فَكَيْفَ وُجِدَتْ فِي جَبْهَةِ الطَّالِحِ الشَقِيِّ بَل اَشْقَى النَّاسِ.

ترجمہ: اگر ماتھے پر کالا ٹھاپہ نیک لوگوں کی علامت ہوتا تو کس طرح اس بدکار بدبخت ذوالخویصرۃ کے ماتھے پر موجود تھا۔

۲: حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ مبارک کے قاتل عبدالرحمن بن ملجم المرادی کے ماتھے پر بھی کالا ٹھاپہ تھا۔ بحواله الطبقات الكبرٰى لابن سعد ج۱۳ص ۹۳

وكَانَ عبدالرحمن بن ملجم فى السِّجْنِ فَلَمَّا مَاتَ على رضوان الله تعالى عليه ورحمتُهُ وَبركاتُهٗ وَدُفِنَ بَعَثَ الحَسَنُ بن على الى عبدالرحمن بن ملجم فَاَخرَجَهُ مِن السِّجْنِ ليَقْتُلَهٗ فَاجْتَمع النَّاسُ وَجَآؤُوْهُ بِالنِّفْطِ وَالْبوَارِىْ وَالنَّارِ فَقَالُوآ نُحَرِّقُهٗ فَقَال عَبْدُ اللّٰهِ ابن جعفر وحسين بن على ومحمدُ بن الحنفية دَعُوْنَا حَتّٰى نَشْفِىْ اَنْفُسَنَا مِنْهُ فَقَطَعَ عبدالله بن جعفرَ يدَيهِ وَرِجلَيْهِ فَلَمْ يَجْزَعْ وَلم يَتَكَلَّمْ فَكَحَلَ عَيْنَيْهِ بِمِسْمَارٍ مُحمَى فَلَمْ يَجْزَعْ وَجَعَلَ يَقولُ (اقرأ

باسم ربِّكَ الّذِیْ خَلَقَ) حَتّٰی اَتٰی اٰخِرالسُّوْرَۃِ کُلِّھَا وَاِنّ عَیْنَیْہِ لَتَسِیْلَانِ ثُمّ اُمِرَ بِهٖ فَعُوْلِجَ عَنْ لِسَانِهٖ لِیَقْطَعَہُ فَجزَعَ فَقیل له قطعنا یدیكَ وَرِجْلیكَ وَسَمِلْنَا عَیْنَیْكَ یَاعُدُوَّاللهِ فَلَمْ تَجْزَعْ فَلَمّا صِرنَا اِلی لِسانِكَ جَزَعْتَ ؟ فَقال ما ذَاكَ مِنِّی من جزعٍ اَلّا اِنِی اَکرہُ اَن اَکُوْنَ فِی الدُّنْیَا فَوَاقًا لَا اَذْکُرُاللّٰہَ فَقطعُوا لِسَانَہٗ ثُمّ جَعلوہُ فِی قُوصرَۃٍ وَاحرقوہُ بالنّار والعبّاس بن علی یومئذٍ فَلم سَیْتَاْذَنْ بِهٖ بُلُوغُہٗ وَکَانَ عبدالرحمن ابن ملجم رجُلًا اَسْمَر حَسَنُ الْوَجْہِ اَفْلَحَ شَعْرُہٗ مَعَ شَحْمَۃِ اُذُنَیْہِ فِی جَبْھَتِہِ اَثَرُ السُّجُوْدِ .

ترجمہ : حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ پر حملہ کرنے والا شخص جیل میں قید تھا. تو جب علی رضی اللہ تعالی عنہ شہید ہوگئے (زخم کی وجہ سے) تو حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے عبدالرحمٰن بن ملجم کو جیل سے بلوانے کے لئے ایک شخص کو بھیجا تاکہ اسے قتل کردے اتنے میں بہت سے لوگ جمع ہوگئے اوہاتھوں میں انکے تیل، چولہا اوآگ تھی تاکہ اس سے خارجی کو جلادیں . تو حضرت عبداللہ بن جعفر، حضرت حسین بن علی اور حضرت محمد بن الحنفیہ رضوان اللہ تعالی علیہم نے فرمایا کہ اسے ہم پہ چھوڑ دو تاکہ اپنے دل ہم اس پر ٹھنڈی کریں حضرت عبداللہ بن جعفرؓ نے اس کے ہاتھ اوپاؤں کاٹ دیئے لیکن اس خارجی نے نہ کچھ فریاد کی اونہ کوئی بات کی اسکی آنکھوں میں گرم گرم لوہے کی سلاح ڈال دی گئی پھر بھی اس نے کچھ فریاد نہ کی. اور وہ یہ سورت تلاوت کررہا تھا

(اقرأ باسم ربک الذی خلق) یہاں تک کہ ساری سورۃ بھی ختم کردی. اسکی دونوں آنکھوں سے خون جاری تھاتو اتنے میں امام حسین رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ اس کی زبان کاٹ دو . تو اسی وقت وہ فریاد کرنے لگا کسی نے اس سے کہاکہ ہم نے تمہارے ہاتھ

اور پاؤں کاٹ دیئے آنکھوں میں گرم گرم لوہے کی سلاخ ڈال دی تم نے فریاد نہیں کی اے اللہ کے دشمن تم نے کچھ فریاد نہیں کی جب زبان کاٹنے کا حکم ہوا تو تم نے فریاد شروع کر دی تو اس خارجی نے کہا کہ میں زبان کے کٹ جانے کی وجہ سے فریاد نہیں کر رہا بلکہ یہ فریاد اس لئے کر رہا ہوں کہ دنیا سے اللہ تعالی کے ذکر سے غافل نہ چلا جاؤں۔ زبان کٹ جانے کے بعد اس کو نیزہ میں ڈال کر جلا دیا گیا ان دونوں حضرت عباس بن علی رضی اللہ تعالی عنہما چھوٹے تھے، بالغ نہیں ہوئے تھے عبدالرحمٰن سفید رنگت والا خوبصورت چہرے والا اور کانوں کی لوت لمبے لمبے بالوں والا شخص تھا، اور اس کے ماتھے پر نشان (کالا ٹھاپہ) تھا۔

نوٹ: قارئین کرام تھوڑی انصاف کی نظر سے متوجہ ہوں کہ وہ بے دین شخص جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قاتل تھا۔ حضور ﷺ نے اسے (اشقی الناس) یعنی سارے لوگوں میں بد بخت کہا تھا۔ اسکے ماتھے پر بھی کالا ٹھاپا تھا، تو آج اس ٹھاپے کو لوگ جنتی محراب کا نام دے رہے ہیں۔ افسوس ہے ان لوگوں پر۔

۳: خارجی عبداللہ بن وہب الراسبی کے ماتھے پر بھی کالا ٹھاپہ تھا: بحوالہ الکامل فی التاریخ لابن الاثیر ج۱۲ص۸۲، تاریخ الرسل والملوک للطبری ج۱۳ص۱۱۵، وتاریخ ابن خلدون ج۱۲ص۱۷۹، وَالْفَظُ لابن الاثیر ثم اِنَّ الخَوارِجَ لقِی بعضهم بعضًا واجتمعُوا فی منزل عبدالله بن وهب الراسبی فخطبهم فزَهّدَهُمْ فی الدُنْیَا وَامرهم بالامر بالمعروف والنهی عن المنکر ثم قال اخرجوا بنَا من هٰذه القَرْیَةِ الظَالِمِ اهلُهَا الی بعض کُورِ الجبالِ اَوْ اِلی بعض هذه المدائن منکرین لهذه البدع المُضِلَّةِ فقال له حرقوص بن زهیر ان المتاع بهذه الدنیا قلیل وان الفراق لها وَشِیْكٌ فلاتَدعوکُم زِیْنتَها وَبَهْجَتهاالی المقام بها ولا تفتِنَنّکُم عن طلب

الحق وانكار الظلم ف (ان الله مع الذين اتّقَوْا والذين هم محسنون) النحل ١٢٨ ، فقال حمزة ابن سنان الا سَدَىْ ياقوم ان الرأىَ مَارَاَيْتُمْ فولُوا امركُم رجلًا منكم فانكم لا بُدّلكم من عمادٍ وسَنَادٍ وَرَاْيَةً تحفُونَ بِها وَترجعون اَلَيْها فَعَرَضُوْها على زيد بن حصين الطّائي فابٰى وعرضوها على حرقوص بن زهير فابٰى وعلٰى حمزة بن سنانٍ وشريح بن اوفٰى العبسى فاتيا وعرضوها علٰى عبدالله بن وهب فقال هاتوها اَما وَاللهِ لَاٰخِذُهَا رَغبَةً فى الدنيا ولا ادعُهَا فرقا من المَوْتِ فبايعوهُ لِعشرٍ خلَوْنَ من شوّالٍ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ ذُوالثّفِنَاتِ .

ترجمہ : اور پھر خوارج ایک دوسرے سے ملے او عبداللہ بن وہب الراسبی کے گھر پر جمع ہوئے اور خطبہ دیا اور دنیا سے بے رغبتی کا بیان کرتے ہوئے نیکی کی دعوت دی اور برائی سے روکا پھر کہا کہ اس ظالموں سے دُور پہاڑوں کی طرف یا بعض شہروں کیطرف دُور نکل جائیں جو بدعت او گمراہی کو نہیں مانتے. حرقوص بن زہیر نے کہا کہ اس دنیا کا فائدہ بہت تھوڑا ہے. دنیا سے جدائی جلدی آنے والی ہے. اس دنیا کی تازگی او خوبصورتی تمہیں اس دنیا کی زندگی کیطرف دعوت نہ دے اومیہ دنیا تمہیں فتنہ میں مبتلا نہ کردے حق کے طلب سے اور انکار سے اللہ تعالی ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقوی دار ہیں او احسان کرنے والا ہیں.

پھر حمزہ بن سنان نے کہا کہ اے قوم صحیح رائے یہ ہے کہ سوچ سمجھ کر ایک شخص کو خوارج کے گروہ کا بڑا بنا دو وہ اسلیئے کہ ہمارے ایک تکیہ گاہ پناہ گاہ ضروری ہے جس پر ہم سب اس کی طرف رجوع کریں اواس بڑے کی بات کی اقتداو کریں یہ اقتدار زید بن حصین طائی کو دیا گیا تو اس نے انکار کر دیا پھر حرقوص کو دیا گیا تو اس نے بھی انکار کر دیا پھر حمزہ بن سنان اور شریح بن ابی اوفٰی

کو دیا گیا تو انہوں نے بھی انکار کر دیا پھر آخر میں اپنے رئیس عبداللہ بن وہب الراسبی خارجی کو اقتدار پیش کیا گیا تو اس نے کہا کہ مجھے یہ اقتدار قبول ہے خبردار میں یہ اقتدار اس لئے نہیں سنبھال رہا کہ مجھے دنیا سے محبت ہے او نہ اس لئے چھوڑ رہا ہوں کہ میں موت سے ڈرتا ہوں.
پھر تمام خوارج نے ۱۱ شوال کو اس کے ہاتھ پر بیعت کی اوا سے ذوالثفنات کہا گیا. وہ اس لئے کہا گیا کہ اس کے ماتھے پر اونٹ کے گھٹنے کیطرح کالا داغ تھا.

یَحْصُلُ فِي الرَّكْبَةِ مِنْ اَثَرالْبُرُوْكِ بحواله جامع الاحاديث ج۳۱\ص ۴۹۷\رقم: ۳۴۶۵۳، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج۶\ص ۲۶۰\رقم: ۱۰۴۵۱، تاریخ دمشق ج۱۱\ص ۳۱۰ تاریخ بغداد ج۷\ص ۲۴۴

ترجمہ: ثفنات کہتے ہیں اس کالے داغ کو جو اونٹ کے گھٹنے میں کالے رنگ کا سخت داغ ہوتا ہے جو کہ اونٹ کے زیادہ بیٹھنے کی وجہ سے بن جاتا ہے.

نوٹ: تو معلوم ہوا کہ ماتھے پر کالا ٹھاپہ خوارج کی علامت ہے او خوارج جہنم کے کتے ہیں.

عَنِ ابْنِ ابی اوفٰی قال قال رسول الله ﷺ الخوارج كِلَابُ النَّارِ ابن ماجہ شریف ص ۱۶.

ترجمہ: حضرت ابن ابی اوفٰی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کر خوارج جہنم کے کتے ہیں (از مترجم)

۴: اکثر خوارج کے ماتھوں پر کالے ٹھاپے ہوتے ہیں:
بحوالہ المعجم الاوسط للطبرانی ج۹\ص ۲۵۲، رقم: ۱۹۹۴

عن جندب قال لمّا فارقت الخوارج عليا رضى الله تعالى عنه خرجَ فى طَلَبِهِمْ وخرجنا معه فَنْتَهَيْنَا الى عسكر القوم فاذا لهم دويٌ كدويِّ النخل

من قراءة القران وفيه اصحاب الثفِنَاتِ واصحاب البرانِس فلمّا رَاَيْتُهُمْ دَخَلَنِيْ من ذلک شكٌ فَتَنَحَيْتُ فَرَكَزْتُ رُمْحِيْ وَنَزَلْتُ عنْ فَرَسِيْ ووضعتُ تُرسِيْ فَنَشَرْتُ عليه دِرعِي واخذتُ بمقودِ فَرَسِيْ فقمتُ اصلي الى رمحي وانا اقول في صلاتي برأتَكَ قال كذلك اذ اقبل عَلِيٌ عَلٰى بَغْلَةِ رسول الله ﷺفلما حَاذَانِيْ قال تَعَوّذْ باللهِ يا جُندُبُ مِن الشَكِ فَجِئْتُ اَسْعٰى اِلَيْهِ

ترجمہ : حضرت جندب سے روایت ہے کہ جب خوارج حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے ڈر سے ادھر ادھر بھاگے ۔ ہم حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کیساتھ خوارج کی تلاش میں نکلے جب ہم لشکر تک پہنچے تو وہ قران کریم کی تلاوت اس طرح کر رہے تھے جیسے شہد کی مکھیاں اپنے چھتے پر آوازیں نکالتی ہیں ان میں سے بہت سے خوارج ایسے تھے کہ ماتھے پر کالے ٹھاپے اور سر پہ بڑی بڑی ٹوپیاں پہن رکھی تھی ۔ حضرت جندبؓ فرماتے ہیں کہ جب میں نے انہیں دیکھا تو مجھے شک ہوا کہ شاید یہ تو اچھے لوگ ہیں تو میں ایک طرف ہوگیا تو اپنا نیزہ اپنا نیزہ زمین میں دھنسا دیا ۔ گھوڑے سے اتر کر اپنا جنگی سامان (ڈھال وغیرہ) میں نے رکھ دی اور گھوڑے کی لگام باندھ کر نیزے کے سامنے نماز میں کھڑا ہوگیا اور میں نماز میں یہ سوچ رہا تھا یا کہہ رہا تھا کہ اے اللہ اگر ان خوارج سے جہاد کرنے میں آپکی تابعداری ہے تو مجھے اجازت دیجئے اسمیں اور اگر آپ کی نافرمانی ہے تو مجھے اس سے نجات کا راستہ بتا دیجئے میں اسی سوچ میں تھا کہ اچانک حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ آکر میرے ساتھ برابر کھڑے ہوگئے او فرمایا اے جندب ایسے شک کرنے سے اللہ تعالی کی ذات سے پناہ مانگو ۔

حضرت جندب رضؓ فرماتے ہیں یہ بات سنتے ہی میں حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کیساتھ روانہ ہو گیااور خوارج کے قتل کیلئے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کیساتھ بھاگ دوڑ میں مشغول ہو گیا .

نوٹ : تو معلوم ہوا کہ خوارج منافقت کیلئے قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں مگر ان کے ماتھے پر کالے ٹھاپوں کو دیکھنا چاہئے اور ان کے ظاہری نیک عمل پر دھوکہ نہیں ہونا چاہیئے (از مترجم)

اعتراض : حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ بن حسین زین العابدین کو اور علی بن عبداللہ بن عباس ابی الاملاک رضی اللہ تعالی عنہ کو ذوالثفنات کہا گیا تھا اسلئے کہ ان کے چہرے پر بھی سجدے کے اثر کے نشان تھے .

جواب : بے شک بہت سی کتابوں نے انہی ذُوالثفنات کی نسبت کی ہے . مثلاً : البحر المحیط ج۱۰ص۱۰۰ ، وتفسیر النیسابوری ج۱۷ص۳٤ وتفسیر کشاف ج٦ص۳٦۰ وتفسیر ابی سعود ج٦ ص ۱۷۸ وتفسیر حقی ج۱٤ص٤۲ میں ہے مگر اس ذوالثفنات کا معنی یہ نہیں ہے کہ ان کے ماتھے پر کالے ٹھاپے تھے بلکہ بہت سی کتابوں سے ثابت ہے کہ ان کے گھٹنے میں بہت سے سجدے کرنے کی وجہ سے کالا داغ بن گیا تھا. اس لئے اسے ذوالثفنات کہتے تھے . بحوالہ تہذیب الکمال للمزی ج۵ ۱۳ص۴۱

ذو الثفنات علی بن الحسین زین العابدین رضی الله تعالی عنه سُمّی بذلك لانه كان یصلی یوم الف رکعة فصار فی رکبتیه مثل ثفنات البعیر

ترجمہ: حضرت علی بن حسین زین العابدین رضی اللہ تعالی عنہ کو ذوالثفنات کہا جاتا ہے وہ اس لئے کہ یہ مبارک ہر روز ایک ہزار ۱۰۰۰ رکعت نفل پڑھا کرتے تھے جس کی وجہ سے ان کے گھٹنے میں اونٹ کے گھٹنے کی طرح داغ پڑ گیا تھا.

نوٹ: معلوم ہوا کہ جن خوارج کو ذوالثفنات کہا گیا ہے تو وہ... ذکر ہے لہٰذا ذوالثفنات کا ان کے ماتھے کے ٹھاپوں پر حمل کرنا صحیح ہے اور زین العابدین کے بارے میں جو نسبت کی گئی ہے تو وہ گھٹنے کی قید سے مقید ہے، اور اس میں کچھ شک نہیں کہ بہت سے بزرگ لوگوں کے گھٹنوں پر اور پاؤں پر داغ بن جاتا ہیں سجدے کی وجہ سے اس میں تو کوئی بات نہیں ہے اور نہ اس پر کسی کا رد ہے بلکہ علماء نے تو تصریح فرمائی ہے (از مترجم)

چنانچہ حضرت ابو میسرہ کے بارے میں آتا ہے حضرت عمر بن مرّہ حضرت ابو وائل سے روایت کرتے ہیں.

کان ابومیسرہ من افاضل اصحاب عبداللہ بن مسعود

وقال محمد بن سعد مات فی ولایۃ ابن زیاد وقال ابن حبان فی الثقات کان من العُبَّادِ وَكَانَتْ رُكْبَتُهُ كَرَكْبَةِ الْعَنْزِ.

الاصابۃ فی معرفۃ الصحابۃ ج ۱۲ ص ۳۷۵

ترجمہ: حضرت ابو میسرہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ دوستوں میں بہترین شخص تھے محمد بن سعد فرماتے ہیں کہ حضرت ابو میسرہ نے ابن زیاد کے دور میں وفات پائی تھی اور ابن حبان ثقات کے ذکر میں حضرت ابو میسرہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ان کے گھٹنے میں بکری کے گھٹنے کیطرح کالا داغ تھا (یعنی بہت سجدے کرنے کی وجہ سے)

سِیْمَاھُمْ کی تفسیر جو ہم نے بیان کی وہ مرفوع احادیث سے، موقوف روایتوں سے، تابعین او رتبع تابعین کے اقوالوں سے اور صحابہ کرامؓ اور مفسرین کرام کا جو رد اس ٹھاپے کے بارے میں ہے، ہم نے بیان کردیا ہے۔ بس ان جملہ کتابوں کے حوالہ جات بھی ہم نے ذکر کردیئے اب فیصلہ آپ لوگوں پر ہے کہ حق کی اتباع کرتے ہیں یا ناحق کی۔

(وامرہم الی اللہ)

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ



سلسلہ سیفیہ کے مشائخ کی تصنیفات
وتالیفات کی نشرواشاعت کا ادارہ

المکتبۃ الخادمیۃ

انقلاب روڈ محلہ غریب آباد سوریزئی پایان پشاور
بالمقابل دارالعلوم نوریہ سیفیہ

جامعہ محمدیہ مجددیہ سیفیہ

کوہاٹ روڈ محلہ ابراہیم خیل بہادر کلے پشاور